

## ازعدالت عظمیٰ

17 مئی

1957

انکم ٹیکس کمشنر

بنام

پٹیالہ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ

[بھگوتی، ایس کے ڈاس اور جے ایل کپور جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس - پٹیالہ اسٹیٹ انکم ٹیکس قانون - انکم ٹیکس آفیسروں کے احکامات - قابل اپیل - تشخیصی سال 1948-49 اور 1949-50 - پارٹ بی ریاستوں پر بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کا اطلاق - پٹیالہ انکم ٹیکس ایکٹ، 2001 (VIII بابت 2001)، دفعہ 18 (3 الف) (7) - فنانس ایکٹ، 1950 (XXV بابت 1950)، دفعہ 13 - بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (XI بابت 1922)، دفعہ 2 (14 الف)۔

مدعا علیہ سابقہ پٹیالہ ریاست میں شامل ایک کمپنی تھی جس کا رجسٹرڈ دفتر پارٹ بی ریاست پیپسو کے علاقے میں تھا۔ تشخیص کے سالوں 1948-49 اور 1949-50 کے لیے انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی رقم کے سلسلے میں جو وہ اپنے بیجنگ ایجنٹوں کو ادا کیے گئے معاوضے میں سے کاٹنے میں ناکام رہا، انکم ٹیکس افسر نے پٹیالہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 18 کے تو ضیعات کے تحت کارروائی کی۔ اس ایکٹ میں اس دفعہ کے تحت انکم ٹیکس افسر کے احکامات کے خلاف اپیل کی گنجائش نہیں تھی اور اس کے تعین کے لیے سوال یہ تھا کہ آیا کوئی اپیل بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی تو ضیعات کے تحت کی جاسکتی ہے، جسے یکم اپریل 1950 سے فنانس ایکٹ 1950 کی دفعہ 13 اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 2 (14 الف) کے ذریعے تمام پارٹ بی ریاستوں تک بڑھا دیا گیا تھا:

مانا گیا کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی پارٹ بی ریاستوں میں توسیع کا نتیجہ یہ تھا کہ یہ ایکٹ تشخیص کے سالوں 51 - 1950 اور اس کے بعد کے سالوں پر لاگو ہوتا تھا اور تشخیص کے سالوں 49 - 1948 اور 1949-50 کے لیے لاگو قانون پٹیا لہ انکم ٹیکس ایکٹ تھا۔ اس کے مطابق، زیر بحث انکم ٹیکس افسر جس کے حکم کے خلاف اپیل تھی مجاز نہیں تھا۔

مندرجہ یونین آف انڈیا بنام مدن گوپال کابرا، (1954) ایس سی آر 541 اور ڈی آر مادھو کرشنا یا بنام انکم ٹیکس آفیسر، (1954) ایس سی آر 537۔  
دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 118 بابت 1955۔  
اپیل پیپسو عدالت عالیہ کے متفرق کیس نمبر 118 بابت 1953، بتاریخ 26 مئی 1954 کے فیصلے اور حکم سے سامنے آئی ہے

اپیل کنندہ کی طرف سے : جی این جوشی اور آر ایچ دھبر۔  
جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

17 مئی 1957 - عدالت کا فیصلہ جسٹس کاپور نے سنایا تھا۔

جسٹس کاپور : یہ پیپسو ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ کے تحت اپیل ہے۔ اور فیصلے پر تشخیصی سال 49 - 1948 اور 1949-50 کے سابقہ پیپسو علاقے پر بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے قابل اطلاق ہونے پر سوال ہے۔

ٹیکس دہندہ کمپنی (ہمارے سامنے مدعا علیہ)، پٹیا لہ ریاست میں شامل کی گئی تھی اور اس کا رجسٹرڈ دفتر پیپسو کے سورج پور میں تھا۔ تشخیصی سال 49 - 1948 کے لیے کمپنی اپنے نیجنگ ایجنٹوں، جو غیر رہائشی تھے، کو ادا کیے جانے والے تنخواہ میں سے انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس میں کٹوتی کرنے میں ناکام رہی جو اسے قانون کے تحت کرنا

ضروری تھا۔ اس نے اپنے آڈیٹرز کو آڈٹ فیس بھی ادا کی اور اس رقم میں سے پٹیا لہ آنم ٹیکس ایکٹ کی توضیحات کے تحت آنم ٹیکس اور سپر ٹیکس میں کٹوتی نہیں کی۔ تنازعہ میں بالترتیب دو رقوم 59,787-1-0 اور 581-4-0 تھے۔ تشخیصی سال 50-1949 کے لیے بھی ٹیکس دہندہ کمپنی اپنے نیجنگ ایجنٹوں کو ادا کیے جانے والے تنخواہ سے کٹوتی کرنے میں ناکام رہی اور آنم ٹیکس کی کٹوتی 0-14-484-52 روپے اور سپر ٹیکس 0-6-21,611 روپے قابل وصول تھی۔ آنم ٹیکس افسر نے پٹیا لہ آنم ٹیکس ایکٹ کے ذیلی دفعہ 18 (3 الف) اور 18 (7) کے تحت ٹیکس دہندہ کمپنی کے خلاف کارروائی کی اور اس کے نتیجے میں مذکورہ بالا رقوم کے لیے دو ڈیمانڈ نوٹس جاری کیے گئے۔ آنم ٹیکس افسر کے اس حکم نامہ کے خلاف ٹیکس دہندہ کمپنی نے اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر سے اپیل کی جس نے مرکز رقم کو کم کر دیا لیکن اس سوال کا فیصلہ نہیں کیا کہ آیا ٹیکس دہندہ کمپنی کٹوتی کرنے کی پابند تھی یا نہیں۔ اس کے بعد ٹیکس دہندہ کمپنی نے آنم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی اور اس نے فیصلہ دیا کہ پٹیا لہ آنم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 18 (7) کے تحت آنم ٹیکس افسر کے ذریعے کوئی حکم صادر کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور یہ کہ دفعہ 18 (3 الف) کے تحت حکم نامہ کے خلاف اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کے پاس کوئی اپیل نہیں ہے کیونکہ پٹیا لہ آنم ٹیکس ایکٹ کے تحت اس کے لیے کوئی توضیح نہیں تھی۔ ٹریبونل کے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ اس وقت جب اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کے ذریعے اپیلوں کا فیصلہ کیا گیا تھا، پٹیا لہ آنم ٹیکس ایکٹ نافذ نہیں تھا اور اس لیے یہ اپیلیٹ بھارتیہ آنم ٹیکس ایکٹ کے توضیحات کے تحت قابل، منظور تھیں جسے بھارتیہ فنانس ایکٹ (XXV بابت 1950) کی دفعہ 13 کے ذریعے تمام حصہ ب ریاستوں تک بڑھا دیا گیا تھا لیکن اس دلیل کو مسترد کر دیا گیا اور ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ٹیکس دہندہ کمپنی کے لیے واحد راستہ کمشنر کو پٹیا لہ آنم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 33 کے تحت نظر ثانی کرنا تھا۔ ٹریبونل نے ٹیکس دہندہ کمپنی کی درخواست پر ہائی کورٹ کی رائے کے لیے درج ذیل تین سوالات کا حوالہ دیا:

(1) کیا اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کے سامنے اپیلوں کا فیصلہ پٹیا لہ آنم ٹیکس ایکٹ یا بھارتیہ آنم

ٹیکس ایکٹ کی توضیحات کے مطابق کیا گیا تھا

(2) کہ آیا اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے اپیلوں کا فیصلہ پٹیا لہ آنم ٹیکس ایکٹ یا بھارتیہ آنم ٹیکس

ایکٹ کے توضیحات کے مطابق کیا گیا تھا؟

(3) کیا، اس مفروضے پر کہ ٹیکس دہندہ کمپنی ٹیکس کٹوتی کرنے کی پابند نہیں تھی، اپیلٹ اسسٹنٹ

کمشنر کے سامنے اس کی اپیلیں قانونی طور پر اہل تھیں؟

ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ تشخیص کے سال 49-1948 کے حوالے سے، لاگو قانون پٹیا لہ انکم ٹیکس ایکٹ تھا اور اس لیے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس کوئی اپیل نہیں تھی لیکن تشخیص کے سال 50-1949 کے حوالے سے بھارتیہ قانون قابل اطلاق ہو گیا اور اس لیے انکم ٹیکس افسر کا حکم نامہ قابل اپیل تھا۔ محکمہ مال نے ہائی کورٹ کے ایک سرٹیفکیٹ کے تحت اپیل کی ہے اور درخواست یہ ہے کہ تشخیصی سال 50-1949 میں بھی پٹیا لہ انکم ٹیکس ایکٹ لاگو ہوا ہے نہ کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ اور اس لیے انکم ٹیکس آفیسر کا حکم نامہ قابل اپیل نہیں تھا۔

تنازعہ کو حل کرنے کے لیے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ 1922 اور فنانس ایکٹ 1950 کی کچھ توضیحات کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ فنانس ایکٹ کی دفعہ 13 فراہم کرتا ہے:

دفعہ 13 "اگر اپریل، 1950 کے پہلے دن سے فوراً پہلے جموں و کشمیر یا منی پورہ، تریپورہ یا وندیا پردیش میں یا ضم شدہ علاقے کوچ بہار کے علاوہ کسی بھی پارٹ بی ریاست میں انکم ٹیکس یا سپر ٹیکس یا کاروبار کے منافع پر ٹیکس سے متعلق کوئی قانون نافذ ہے، تو وہ قانون بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت تشخیص کے مقصد کے لیے پچھلے سال میں شامل نہ ہونے والی کسی مدت کے سلسلے میں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی لیوی، تشخیص اور وصولی کے مقصد کے علاوہ، 31 مارچ 1951 کو ختم ہونے والے سال کے لیے، یا اس کے بعد کے کسی سال کے لیے یا، جیسا بھی معاملہ ہو، کاروبار کے منافع پر ٹیکس کی لیوی، تشخیص اور وصولی 31 مارچ 1949 سے پہلے یا ختم ہونے والی کسی بھی مقصد کے لیے نافذ نہیں ہوگا۔

بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 2 (14A) کی توضیحات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایکٹ حصہ ب ریاستوں پر یکم اپریل 1950 پر قابل اطلاق ہوا۔ اس دفعہ کی متعلقہ توضیحات مندرج ہیں؛  
دفعہ 2 (14 الف) "قابل ٹیکس علاقے" سے مراد۔

(د) 31 مارچ 1950 کے بعد اور 13 اپریل 1950 سے پہلے کی کسی بھی مدت کے حوالے سے،



کہ دفعہ 2 (14 الف) کی شق (ب) کی ذیلی شق (i) کے تحت راجستھان سمیت ہندوستان کا پورا علاقہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 4 الف کے مقصد کے لیے "قابل ٹیکس علاقہ" سمجھا جائے گا" کسی بھی مدت کے حوالے سے" یعنی 31 مارچ 1950 سے پہلے یا اس کے بعد کی کوئی مدت، اور اس لیے ٹیکس دہندہ انکم ٹیکس کا ذمہ دار تھا۔ عدالت کا فیصلہ سنانے والی چیف جسٹس پنچلی شاستری نے کہا:

"اس شق کو قریب سے پڑھنے سے پتہ چلے گا کہ یہ ریاستی قانون کے عمل کو صرف 49-1948 یا اس سے پہلے کی کسی مدت کے سلسلے میں بچاتا ہے جو کہ پچھلے سال 50-1949 یا، سال 51-1950 کی تشخیص کے مقاصد کے لیے شامل نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں، سال 50-1949 میں کسی بھی حصہ ب ریاست میں انکم ٹیکس کا کوئی ریاستی قانون عمل میں نہیں رہا۔" فیصلے کا یہ حصہ اپیل گزار کی اس دلیل کی حمایت کرتا ہے کہ اکاؤنٹنگ سال 50-1949 یا تشخیصی سال 51-1950 کی آمدنی کے حوالے سے کسی بھی حصہ ب ریاست میں انکم ٹیکس کا کوئی ریاستی قانون نافذ نہیں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں جو غلطی پیدا ہوئی ہے اس کی وجہ سال 50-1949 کو تشخیص سال کے طور پر غلط پڑھنا ہے نہ کہ اکاؤنٹنگ سال۔ ایک اور معاملے میں ڈی آر مادھو کرشنا یا بمقابلہ انکم ٹیکس آفیسر فنانس ایکٹ کی دفعہ 13 بابت 1950 کی بھی اسی طرح تشریح کی گئی تھی۔ لہذا، تشخیص کے سالوں 49-1948 اور 50-1949 دونوں کے لیے لاگو قانون پٹیا لہ انکم ٹیکس قانون ہوگا نہ کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ اور اس کے نتیجے میں انکم ٹیکس افسر کے حکم کے خلاف کوئی اپیل موزوں نہیں تھی۔

سوالات کے جوابات حسب ذیل ہوں گے:-

سوالات نمبر-1 اور 2: پٹیا لہ انکم ٹیکس ایکٹ نافذ تھا اور کوئی اپیلیں نہیں تھی۔ سوال نمبر 3: منفی میں۔

لہذا اپیل کی اجازت ہے لیکن چونکہ مدعا علیہ کمپنی پیش نہیں ہوئی ہے اور اس نے اپیل کا جواب نہیں دیا ہے، اس عدالت میں خرچات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔